قیمت ۲۵ سینٹ

شمالی امریکہ کا واحد اردو اخبار جس نے ادبی ایوارڈ کا سلسلہ جاری کیا

فہ لاؤ مجی یاسی کی گفتگو ۴ کمزاں میں آپ ہے کا فقطوا

MESSENGER

پیغامبر

جلد ۲ | ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ء | شمارہ

Season's Greetings

سالِ نو مبارک

افغانستان میں صدر امین کا تختہ الٹ گیا

روس کی طرف سے برطرف کردہ نائب صدر ببرک کارمل نے اقتدار سنبھال لیا

امین کے جلادوں کے خلاف انقلابی اور مذہبی عدالتوں میں مقدمات چلائے جائیں گے



معزول صدر حفیظ اللہ امین

پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان جلد ہی متعدد معاہدوں پر دستخط ہو جائیں گے

تجارت کو فروغ دینے کے لیے دونوں ملکوں میں قونصل خانے کھولے جائیں گے

امریکی سفارت خانہ کی تباہی کا پاکستان ہرجانہ ادا کرے گا

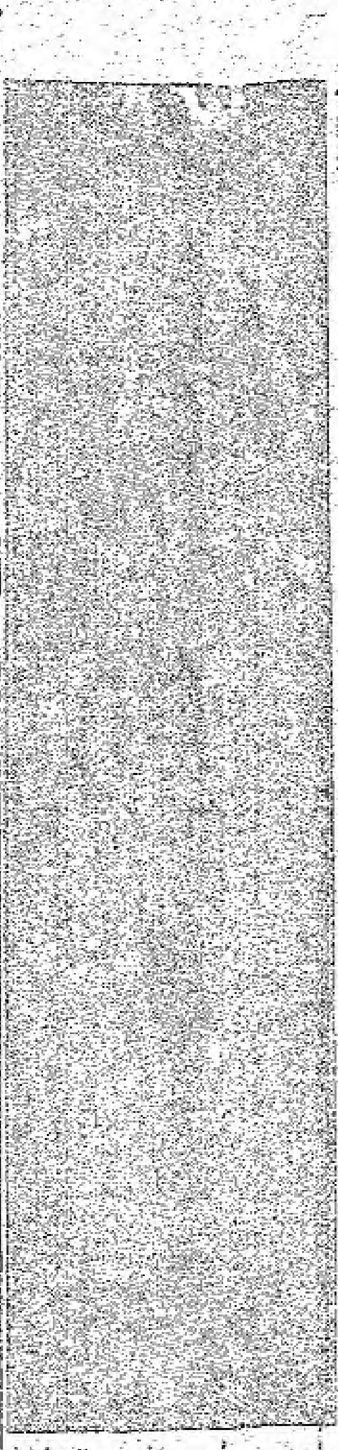
ملتان میں [illegible] میلہ اور بابا فرید

گیسٹ لائبریری میں جمعیت [illegible]

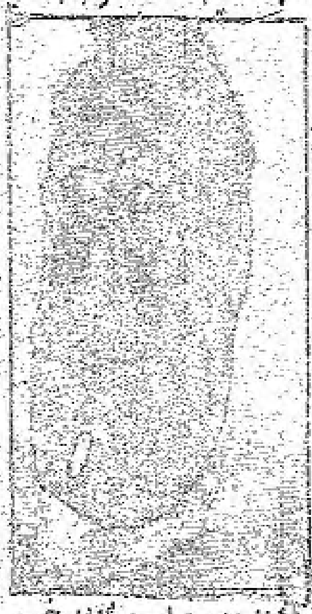
[illegible]

سندھ میں ڈاکوؤں کے چھ خطرناک گروہوں کا قلع قمع کر دیا گیا

نیم سرکاری اداروں پر بجلی، فون اور گیس کے دو کروڑ روپے کے واجب الادا ہیں













THE MESSENGER
پیغامبر
اسلام آباد (پاکستان)
پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں ہوں

مغرب کی سیاست میں واضح تبدیلیاں آچکی ہیں۔ ان کا اثر یقیناً ہمارے اپنے وطن پر بھی پڑے گا۔ ایسے موقع پر ہم اپنے جذبات اشعار کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

جبینِ شہر پہ تحریر دیکھو ؛ سہانے خواب کی تعبیر دیکھو
حصارِ ذات میں گم ہو گئے ہو ؛ قیامت ہے کہ تم بھی سو گئے ہو
خزاں آثار گلشن کی خبر لو ؛ نظر کے عکس پر بھی سوچ پر
کر سنانے کو ایسے بادو جگاؤ ؛ اٹھو اللہ کرو شمعیں جلاؤ
اندھیرے کا پہرہ مٹتا رہے گا ؛ دھنک جب جب دیا جاتا رہے گا

ادبی ایوارڈ کا پہلا مرحلہ ختم ہوا۔ ہم تمام مصنفین ادب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے وقت نکال کر اس ذمہ داری کو پورا کیا۔

ایوارڈ کی تقسیم ایک سادہ سی تقریب میں ہوگی۔

جہاں خصوصی طور پر تشریف لا رہے ہیں۔ اس تقریب میں داخلہ صرف دعوت نامہ کے ذریعہ ہوگا۔ دعوت نامہ بھیجتے وقت ہم پیغامبر کے سالانہ خریدار کو فوقیت دینگے۔ تقریب کی تاریخ، وقت، جگہ اور پروگرام کی تفصیلات دعوت نامہ پر درج ہونگی۔

ایسے خاتون ادیب جو پیغامبر کے سالانہ خریدار نہیں ہیں اور تقریب میں شرکت کے خواہاں ہیں، التماس ہے کہ وہ فون کر کے اپنا نام، پتہ اور فون نمبر درج کروا دیں تاکہ ان کو دعوت نامہ جاری کیا جا سکے۔ براہ کرم دعوت نامہ حاصل کرنے کیلئے بیس ۲۰ جنوری ۸۰ء تک مطلع کریں۔

اسی شمارہ کے کسی صفحہ پر ایوارڈ حاصل کرنے والوں کے نام درج ہیں۔ ہم یہ بتانے سے گریز کیا ہے کہ پہلا، دوسرا یا تیسرا انعام کسے ملا۔ فیصلہ ہو چکا ہے جو محفوظ ہے اور تقریب میں ہی اس کا اعلان کیا جائے گا۔

ہم ادبی ایوارڈ حاصل کرنے والے تمام خواتین و حضرات کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شمع ہدایت

قائداعظم محمد علی جناح

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کراچی و بمبئی میں حاصل کی ۱۸۹۲ء میں اعلیٰ تعلیم کیلئے برطانیہ گئے ۱۸۹۶ء میں بمبئی میں وکالت شروع کی اور ملکی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ ابتداء میں کانگریس کے پلیٹ فارم سے ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کی لیکن ہندو سامراجیوں کی ذہنیت کا مطالعہ کر کے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ آپ کی بے باک قیادت اور انتھک جدوجہد سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو زیارت میں انتقال ہوا اور ۱۲ ستمبر کو کراچی میں تدفین ہوئی۔

- حکومت کا پہلا فریضہ امن و امان برقرار رکھنا ہے تاکہ مملکت کی جانب سے عوام کو ان کی زندگی املاک اور مذہبی اعتقادات کے تحفظ کی پوری پوری ضمانت حاصل ہو۔
- ایک دوسرے پر اعتماد ہی ایک دوسرے سے تعاون بڑھاتا ہے۔
- اسلامی تعلیمات کی درخشندہ روایات و ادبیات اس امر پر شاہد ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم جمہوریت میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی جو اپنے مذہب میں بھی جمہوری نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔
- بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے ہم سب مملکت کے ملازم اور خادم ہیں۔
- ہماری نجات کا راستہ صرف اور صرف اسوۂ حسنہ ہے۔
- اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا کہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مر جائے۔
- ہمیں تہذیب و شرافت کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔
- ہر قسم کی احتیاط کو پورا اور ہر طرح کے خوف کو دور کرنا ہی ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہئے بلکہ وہ آزادی وہ اخوت وہ مساوات بھی حاصل کرنا چاہئے جس کی تعلیم اسلام نے ہمیں دی ہے۔
- علم تلوار سے بھی زیادہ طاقتور ہے اس لئے علم کو اپنے ملک میں بڑھائیں کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا۔
- میں اپنے نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ خدمت، ہمت اور برداشت کے سچے جذبات کا مظاہرہ کریں، ایسی شریفانہ اور بلند مثالیں قائم کریں کہ آپ کے ہم عصر اور آنے والی نسلیں آپ کی تقلید کریں۔

پیغامِ حدیث

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ والدین کا حق اولاد پر کس حد تک ہے؟ آپ نے فرمایا کہ والدین ہی اس کے لیے جنت اور دوزخ ہیں۔
(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کی خوشی میں پروردگار کی خوشی اور باپ کی ناخوشی میں پروردگار کی ناخوشی ہے۔ (ترمذی)

حضرت معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی کہ میری خواہش جہاد کرنے کی ہے اور میں حضور سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تمہاری ماں ہیں؟ کہا ہاں۔ فرمایا بس تم انہیں کی خدمت میں رہو کہ جنت ان کے قدموں کے پاس ہے۔ (نسائی)

اسلام کی تعلیم تھی اس مسلوں کا حل کیا ہے جو اولاد والدین سے نکل جاتی ہو اس کا ذکر نہیں۔ جو صاحبزادے سعید و صالح سمجھے جاتے ہیں سوال ان کی بابت ہے۔ ناز و ناز کو چھوڑئیے فرمانبردار کے کارنامے کیا ہیں بحکم یہ ہوا تھا کہ غزوہ اور جہاد جیسے اہم و مقدس فریضہ تک کو ماں کی خدمت کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا۔ آج کتنے سعادت مند فرزند اپنے کھیل کود، سیر و تفریح، کلب اور پارک کے معمولات کو والدہ کی خدمت گزاری کی خاطر ترک کر دینے کو آمادہ ہیں۔ ارشاد یہ ہوا تھا کہ جنت ان کے قدموں کے پاس ہے۔ آج کتنے سعادت مندوں کے نزدیک ان کی اتنی بھی وقعت ہے جتنی کسی سائیکل کے پرزے ساتھ کے کھیلتے ہوئے دوست کی ہوتی ہے۔

فرمایا گیا تھا کہ باپ کی خوشی پروردگار کی خوشی اور باپ کی ناخوشی پروردگار کی ناخوشی ہے۔ آج حاکم کی خوشی، افسر کی خوشی، دوستوں کی خوشی، بیوی کی خوشی، خود داری کی خوشی، قوم کی خوشی، اپنے نفس کی خوشی، اولاد کی خوشی، ہر خوشی باپ کی خوشی سے پہلے مقدم ہے۔ ہدایت کی گئی تھی کہ اولاد کی جنت اور دوزخ دونوں والدین ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ یہاں عمل یہ ہے کہ اولاد ہی کی ناخوشی کا خیال ہو گا اور بے چارے والدین ہی کی خوشی اور ناگواری کی طرف سے بے فکری ہو گی۔

عالم الغیب والشہادۃ کے رازداں کی نگاہ کشفی نے یہ حقیقت کبھی دیکھ لیا تھا۔

اطاع الرجل امرأتہ	کہ مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری
وعق امہ وادنیٰ صدیقہ	کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی
واقصیٰ اباہ	کرے گا، اپنے دوست کو قریب
(ترمذی)	ہو گا اور اپنے والد سے دور ہو گا

آج بیوی کی اطاعت کی کمال تہذیب اور روشن خیالی لیکن ماں کی اطاعت چاہے تنگ خیالی ہی ہو کتنی کمتری کتنی فرسودگی کتنی دقیانوسیت ہے۔ دوستوں کی رفاقت عین حسن اخلاق کمال شرافت لیکن باپ کی خدمت، خودداری کے منافی حرکت نفس کی دلکشی۔ تو ہیں دیکھ رہا ان کو والدین دوستوں اور عزیزوں اس سے کس کو انکار کہ جس اسکول کالج کے آپ پڑھے ہوئے ہیں اس کا آپ پر حق ہے جس کمپنی یا کلب کے ممبر ہیں اس کا بھی حق ہے شہر و وطن کے حق بھی مطلق نہیں لیکن یہ سارے حقوق قربان کر والدین کے حق، ماں کے حق، باپ کے حق کے آگے ہیچ ہوتے ہیں۔

پاکستان کے نئے سیاسی نظام کے ڈھانچے کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا

صدر ضیاء ملک کے سامنے نئے سیاسی نظام کے تحت نیا سیاسی پروگرام پیش کریں گے

اسلام آباد ... [illegible]

ایرانی آئین ساز کونسل میں آذربائی جان کے نمائندے کے دفتر پر چھاپہ

تہران ... [illegible]

ترکی میں مخالف پارٹیوں کے درمیان تصادم ایک سپاہی ہلاک ۱۲۰ افراد زخمی ہو گئے

لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال

[illegible]

کراچی میں پیٹرول پمپ پر ڈاکہ

[illegible]

اطہر سبحانی انتقال کر گئے

[illegible]

اندرا گاندھی بھوکی ... دو حلقوں سے انتخاب لڑیں گی

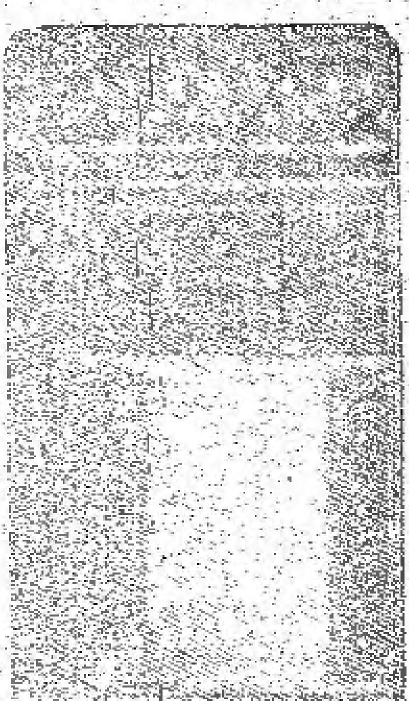
نئی دہلی ... [illegible]

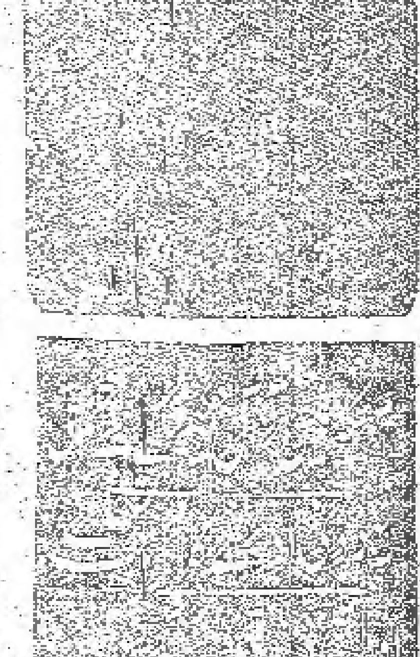
کوئٹہ میں طوفانی بارش

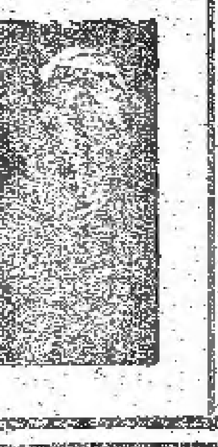
[illegible]

راولپنڈی میں بین الاقوامی ... ہسپتال قائم کیا جائیگا

[illegible]







صحافت ایک بہت بڑی قوت ہے جو فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور نقصان بھی
اگر ٹھیک نہج پر ہو تو رائے عامہ کی رہنمائی بھی کر سکتی ہے

کشمیر کے صحافیوں سے حضرت قائد اعظم کا خطاب

[illegible]

کینیڈا میں رہنے والے تارکین وطن کی خبریں، سرگرمیاں، جلسے اور قراردادیں

ادبی ایوارڈ کیلئے ججوں نے مضامین کا انتخاب کر لیا

۲۹ دسمبر ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ شام کے چھ بجے ادبی ایوارڈ کیلئے مضامین کے انتخاب کی تقریب کی ابتدا ہوئی۔ مدیر جناب صبیح کی افتتاحی تقریر کے بعد سب سے پہلے تمام ججوں کو ایک دوسرے سے متعارف کرایا۔ کل سات جج موجود تھے۔ جناب ایم۔ معین الدین اور جناب کوکب جیلانی مرزا چونکہ کراچی جانے کی بنا پر شریک نہ ہو سکے۔

سب سے پہلے "تراشے" کے عنوان سے شائع ہونے والے اقتباسات کو پہلے، دوسرے اور تیسرے انعامات کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد بہترین افسانہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ججوں کی اکثریت غزل کے مقابلہ سے بہت لطف اندوز ہوئی۔ اس غزل کو متعدد بار سنا گیا جس کو ججوں نے اول انعام کیلئے منتخب کیا۔ پھر آزاد نظم کی باری آئی اور اس پر ججوں میں اختلاف رائے کی وجہ سے آزاد نظم کو مقابلہ سے خارج قرار دے دیا گیا۔

اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔ چائے کے وقفہ میں جناب کبیر قریشی صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ پہلے آزاد نظم پر ایک لیکچر کا انتظام ہونا چاہئے تاکہ ہم پوری طرح سمجھ سکیں کہ آزاد نظم کی تعریف اور اس کی کیا کیا صنفات ہیں۔ ایک نظم جس کو جناب فروغ احمد صاحب نے بہترین نظم قرار دے رہے تھے جبکہ دوسرے ججوں کا کہنا تھا کہ یہ نظم ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ اس نظم کا مفہوم واضح نہیں تھا۔

چائے کے وقفہ کے بعد ایسے مضامین کے مقابلے ہوئے جو پاکستان کی سیاست پر لکھے گئے تھے۔ مضمون ختم ہوتے ہی جناب فروغ احمد صاحب نے اس تحریر کو سرقہ قرار دیا۔ محترمہ شہناز فاطمہ (مدیرہ پاکیزہ ڈائجسٹ) اور محترمہ سعیدہ شفیع الزمان رضوی (مدیرہ امروز) نے فروغ صاحب کی تائید کی۔ جناب جاوید انا اور شاد نقوی نے بھی اسے سرقہ قرار دے دیا جب جناب فروغ احمد صاحب نے بتایا کہ یہ مضمون اردو ڈائجسٹ میں شائع شدہ مضمون سقوط ڈھاکہ سے نقل کیا گیا ہے۔

اس طرح دوسرا اور تیسرا مضمون بھی سرقہ نکلا۔ جناب کبیر الوحید صاحب نے کہا کہ یہ ادبی ایوارڈ ہے لہٰذا اس مقابلے میں سیاسی مضامین کو شامل نہ کیا جائے۔ ججوں کے اتفاق رائے کے بعد سیاسی مضامین کو ادبی ایوارڈ کے مقابلہ سے خارج کر دیا گیا۔

یہ تقریب ۱۲ بجے شام میں شروع ہوئی اور دو بجے شب کو ختم ہوئی۔ پھر پھر تکلف کھانوں کا دور چلا۔ واضح ہو کہ ججوں کے علاوہ اس محفل میں چند خاص شعراء و ادباء بھی شریک تھے۔ کھانے کے بعد پھر چائے کا دور چلا اور یہ ایوارڈ کی تقسیمات میں یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔

[illegible]

ٹورانٹو سے شائع ہونے والا پندرہ روزہ مقبول اخبار "حال پاکستان" اب ٹورانٹو کے علاوہ مسّی ساگا سے بھی شائع ہوا کرے گا۔ "حال پاکستان" کے پبلشر جناب اسلم خان نے ایک ملاقات میں بتایا کہ مسّی ساگا میں ان کے اخبار کی زبردست مانگ کی وجہ سے انہوں نے "حال پاکستان" کو مسّی ساگا سے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

[illegible]

ٹورانٹو: گزشتہ دنوں یہاں ... [illegible] کی ... تقریب ... منعقد ہوئی ... [illegible] ... نے "ادب کا ماحول" ... کے موضوع پر ... [illegible] ... سامعین سے ... داد حاصل کی۔

عید میلاد النبیؐ کا عظیم الشان جشن

[illegible]

ٹورانٹو: نیشنل ویلفیئر فیڈریشن آف پاکستان کینیڈین، منظمہ ایجوکیشن الشفٹر اور ٹورانٹو قریب وجوار کی مستند پاکستانی اور اسلامی جماعتوں کے تعاون سے مورخہ ۳ فروری ۱۹۸۵ء کو "جشن عید میلاد النبیؐ" کا انعقاد کر رہی ہے۔ جس میں درج ذیل موضوعات شامل ہونگے۔

۱۔ مقابلۂ مضمون نگاری: یہ مقابلہ دس سے پندرہ برس کی عمر کے بچوں کیلئے ہے۔ مضمون کا عنوان ہے "رسول اللہؐ کی زندگی و تعلیمات"۔ مضمون ۲۰۰ تا ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔

۲۔ مقابلۂ نعت نگاری: برائے شعرائے کرام

۳۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر مقالات

۴۔ جشن میلاد (کونسل برائے خواتین) سیرت النبیؐ پر یہ جلسہ ۲۲۵ کوئنز وے ویسٹ، بار بر فرنٹ پر منعقد ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے حسب ذیل فون نمبروں پر رابطہ قائم کیجئے۔

۷۹۰ - ۶۸۳۰
۸۲۳ - ۹۹۵۵
۹۲۹ - ۲۵۲۸
۹۶۲ - ۸۲۲۴
۹۲۹ - ۲۲۶۲
۲۶۰ - ۹۱۵۰

نوٹ: مقابلہ میں شرکت کے خواہشمند ۲۵ جنوری ۱۹۸۵ء تک مندرجہ بالا نمبروں پر رابطہ قائم کریں۔

فوجی عدالت انصاف کرے

[illegible]

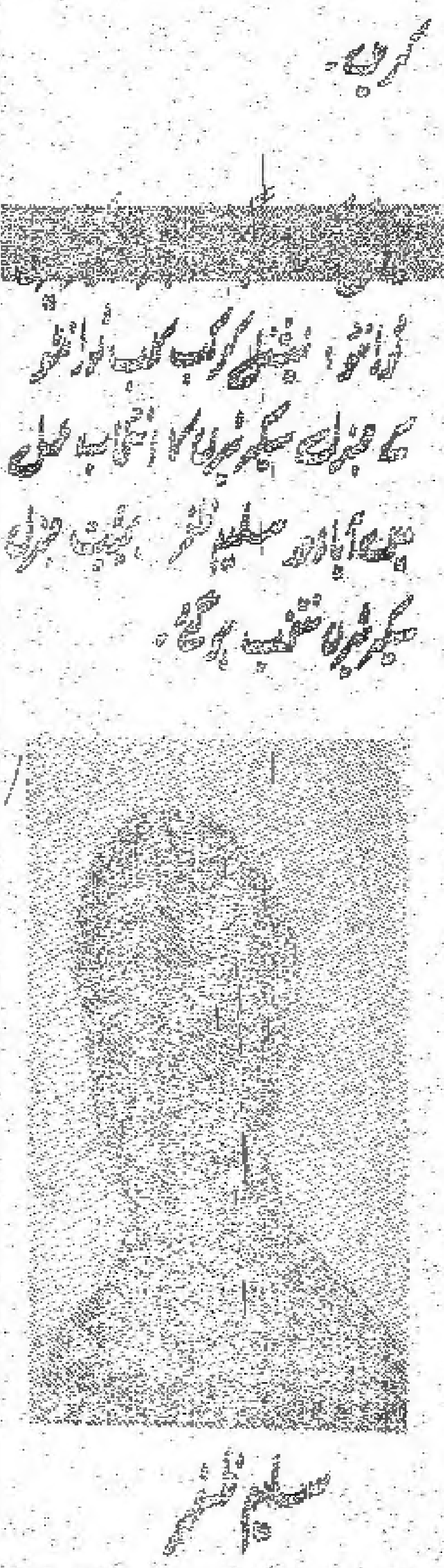
ٹورانٹو: ٹورانٹو کی جانی پہچانی شخصیت، نمائندہ پاکستان کے پروڈیوسر اور الزہرہ ٹریڈنگ کے مالک جناب ایوب قریشی نے کہا ہے کہ پاکستانی سفارت خانہ نے محض الزام لگا کر انہیں ہمیشہ کیلئے عمل کا اظہار کرتے ہوئے ایک ملاقات میں بتایا کہ وہ شناختی کارڈ کے حصول کیلئے گزشتہ دو سال سے کوشش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک وہ اپنے اس حق سے محروم ہیں۔ انہوں نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ دو سال پہلے انہوں نے شناختی کارڈ کیلئے ایک درخواست دی تھی۔ چار مہینے کے بعد اسلام آباد سے خط آیا کہ درخواست گزار کا مکمل پتہ یعنی مکان نمبر اور گلی نمبر وغیرہ درج نہیں ہے۔ ایوب صاحب نے سفارت خانہ سے رابطہ قائم کیا اور بتایا کہ پاکستان میں دیہات میں رہنے والوں کے مکان نمبر اور گلی نمبر نہیں ہوا کرتے ہیں۔ موصوف ایوب صاحب نے اپنا پاسپورٹ بھی آفس میں جمع کروایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جب پاسپورٹ جاری کر سکتی ہے تو شناختی کارڈ کے جاری کرنے میں کیا مشکل ہے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بہرحال ایوب قریشی صاحب نے ایک نئی درخواست دے دی۔ کچھ دنوں بعد درخواست اس نوٹ کے ساتھ واپس آئی کہ پاسپورٹ کے پہلے دو صفحے اور تیسرے صفحات کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں بھی جانی چاہئیں۔ آخر ایوب صاحب نے تنگ آ کر گزشتہ ماہ میں ہادی صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ ہادی صاحب نے نئی درخواست طلب کر لی۔ لیکن ایک ہفتہ بعد درخواست پھر واپس آ گئی۔ ایوب قریشی صاحب کا نام زبانی میں درج تھا کہ پاسپورٹ کے صفحہ نمبر دو اور تین کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں درخواست کے ساتھ منسلک کر دی جائیں اور یہ کہ درخواست کیوں دی۔

پاکستان کے ایمبیسی نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا ہے۔ ان صورت حال کے مد نظر ایوب قریشی نے پاکستان کے اعلیٰ افسران کو درخواست دی کہ ان کا حق دلایا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق سے بھی اس سلسلے میں اپیل کی ہے۔ گزشتہ ماہ جب ایوب قریشی نے شناختی کارڈ کے سلسلے میں سفارت خانہ سے رابطہ قائم کیا تو ذمہ دار حلقے سے جواب ملا "سفارتی حلقے کے خلاف رسمی شکایت کر کے آپ کو کیا فائدہ"۔ قطع نظر اس کے کہ پاکستان کے معزز شہری اور کینیڈا میں مقیم الزہرہ ٹریڈنگ کے بانی ایوب قریشی کو ابھی تک شناختی کارڈ نہیں ملا ہے۔

ایوب قریشی کا کہنا ہے کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں فوجی انصاف طلب کریں۔

[illegible]

ٹورانٹو: پنجابی کلب ٹورانٹو کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا اور سلیم ظفر بحیثیت جنرل سیکرٹری منتخب ہوگئے۔



سلیم ظفر

کیا آپ نے امروز کا مطالعہ کیا؟

پندرہ روزہ اردو اخبار امروز کی سرپرستی کرکے اردو زبان کی حوصلہ افزائی کیجئے
امروز کی خریداری کیلئے فون کیجئے

"بچے کی پہیلی [illegible]"



ابن انشا

[illegible]

[illegible]

"ایران میں کون رہتا ہے؟"
"ایران میں ایرانی قوم رہتی ہے۔"
"انگلستان میں کون رہتا ہے؟"
"انگلستان میں انگریز قوم رہتی ہے۔"
"فرانس میں کون رہتا ہے؟"
"فرانس میں فرانسیسی قوم رہتی ہے۔"

"یہ کون سا ملک ہے؟"
"یہ پاکستان ہے۔"

"اس میں پاکستانی قوم رہتی ہوگی؟"
"نہیں۔ اس میں پاکستانی قوم نہیں رہتی۔"
"اس میں سندھی قوم رہتی ہے۔"
"اس میں پنجابی قوم رہتی ہے۔"
"اس میں بنگالی قوم رہتی ہے۔"
"اس میں یہ قوم رہتی ہے۔"
"اس میں وہ قوم رہتی ہے۔"

"لیکن — پنجابی تو ہندوستان میں بھی رہتے ہیں!
سندھی تو ہندوستان میں بھی رہتے ہیں!
بنگالی تو ہندوستان میں بھی رہتے ہیں!
پھر یہ الگ ملک کیوں بنایا تھا؟"

"غلطی ہوئی۔ معاف کر دیجیے۔ آئندہ نہیں بنائیں گے۔"



[illegible]

محترم سہیل اختر صاحب

السلام علیکم

"ہم وطن" کی وضاحت بہ شکریہ قبول فرمائیے۔

[illegible]

نیاز مند

انور شیخ

حلقۂ ادب ہیملٹن میں پڑھا گیا

"کرسمس پر کیا کر رہے ہو؟"

[illegible]

غزل

گرماگرم سوالات

[illegible]

محترم جناب سہیل اختر مدیر ادب

السلام علیکم

پیغامبر کے گزشتہ شمارہ میں محترمہ مسعودہ حیات کی غزل چھپی رہی ہے اُن کی اشاعت پر شکریہ قبول فرمائیے، جس کا حاصل غزل کا ایک شعر نظر انداز ہو گیا ہے۔ از راہِ کرم اس کی تصحیح فرما دیجئے، عین نوازش ہو گی۔

اس غزل کا حذف ہو جانے والا شعر درج کر رہا ہوں

راہِ الم میں غیر کا شکوہ نہیں حیاتؔ
کیوں وہ بھی ساتھ چھوڑ گیا پوچھتے رہے

محترمہ مسعودہ حیات کی ایک اور غزل ارسالِ خدمت ہے جو کہ گذشتہ دنوں بزمِ ادب بھلاتی میں پڑھی گئی۔ قریبی اشاعت میں جگہ دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

خادم

عبدالمالک قریشی

بھلاتی، دانشاء یونیورسٹی

خوشبو سی کوئی آئے تو لگتا ہے کہ تم ہو
شیشہ نہیں ٹکرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

احساس محبت سے کسی گوشۂ دل میں
جب چوٹ ابھر آئے تو لگتا ہے کہ تم ہو

پر کیف ہوا میں جو کسی پیڑ کے نیچے
آنچل مرا لہرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

چھونے سے کبھی بادِ صبا کے مرے تن میں
اک برق سی لہرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

مڑ کر کے جو ٹھوکر پہ کبھی راہِ الم میں
کچھ نیند سی آ جائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

جب شانہ بھی کرنے نہ اٹھے ہاتھ تمہارا
اور زلف سنور جائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

مسعودہ حیات

دہلی، انڈیا

غزل

ہم جناب پروفیسر عبدالقوی ضیاؔ صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے پیغامبر کے لئے لکھا اور آئندہ بھی لکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

ادارہ

بت کدے جاگ اٹھے دیر و حرم جاگ اٹھے
تم نے انگڑائی جو لی سارے صنم جاگ اٹھے

کتنے اشکوں نے جلائے تری محفل میں چراغ
کتنے مہتاب سرِ شامِ الم جاگ اٹھے

کیا ملا پھر کبھی انسان کو نیا کوئی مقام
آسماں چونک گیا لوح و قلم جاگ اٹھے

دوستی جب بھی پرکھنے کی حدوں تک آئی
دوست کترا سے گئے دستِ کرم جاگ اٹھے

اس نے جو مد بھری آنکھوں سے مجھے دیکھ لیا
بادہ کش جھوم اٹھے پیرانِ حرم جاگ اٹھے

آ گئی نیند ہمیں زلف کی چھاؤں میں ضیاؔ
زندگی جن سے عبارت تھی وہ غم جاگ اٹھے

بھوک اور .....

ایس۔ ایم۔ شاہ نواز

محترمی! تسلیم

"نوائے فرید" کی اشاعت کا شکریہ۔ بھوک اور .....

بگر خاطر ہوا ہو تو امید ہے پیغامبر میں جگہ مل جائے گی۔ فقط

ایس۔ ایم۔ شاہ نواز

پگڈنڈی پر آہستہ آہستہ میں ان قدموں کے نشانوں کو دیکھتا ہوا چلا جا رہا تھا جو مجھ سے آگے مٹی پر نمایاں تھے۔ چار قدم، دو چھوٹے اور دو بڑے لیکن ایک ساتھ، جیسے حسن و عشق۔ میرے دل میں گدگدی سی ہونے لگی۔ میں تجسس میں برابر ان قدموں کے تعاقب میں چلتا رہا لیکن ایک دوراہے پر آکر میں ٹھٹک گیا۔

یہاں سے بڑے قدم پختہ حویلی والے راستے پر مڑ گئے تھے اور چھوٹے قدم ننگی اور بھوکی بستی کی طرف۔

مجھے دونوں کا پیچھا کرنا تھا۔ کچھ سوچ کر پہلے میں نے بڑے قدموں کا تعاقب کرنا مناسب سمجھا۔

روشن دان سے میں نے حویلی میں جھانک کر دیکھا تو مجھے آرام کرسی سے ٹکا ہوا تھکا تھکا سا کوئی مرد سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے چھوڑتا نظر آیا۔ دھوئیں کی خوشبو نے میری طلب جگا دی اور میں نے بھی ایک سگریٹ سلگا لیا۔

اب میں نے چھوٹے قدموں کا تعاقب شروع کیا۔ یہ قدم مجھے ایک شکستہ سی جھونپڑی کی طرف لے گئے۔ میں نے جھانک کر اندر دیکھا۔ یہاں بھی مجھے دھواں نظر آیا لیکن سگریٹ کا نہیں، یہ دھواں چولہے میں جلنے والی لکڑیوں کا تھا۔ کوئی عورت شاید بہت دیر سے اپنا چولہا سلگانے میں مصروف تھی۔

اچانک کڑوا کسیلا دھواں میری آنکھوں میں چلا گیا اور اس کی جلن سے میری آنکھوں میں آنسو بھر نے لگے۔ میں نے سگریٹ پھینک دیا۔

اب میں پگڈنڈی پر واپس جا رہا تھا۔ میرے قدموں نے ان چاروں قدموں کو جگہ جگہ سے مٹا دیا تھا۔ اب مجھے ان قدموں میں حسن و عشق کی بجائے ایک دوسری ہی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

بھوک اور ہوس کی جھلک

[illegible]

یار گو چاہئے مجبور نہ ہو کالا نہ ہو
دوسرے کا غم کرے اپنا ہی متوالا نہ ہو

دل ہو مثلِ آئینہ اخلاق بھی جعلی نہ ہو
دونوں ویدِ صاف تر ہوں آنکھ میں جالا نہ ہو

ہو وہ اپنی ذات سے تنہا کوئی سالی نہ ہو
ساتھ اس کی ماں نہ ہو جس شوہر ہو خالہ نہ ہو

ہے فقط اک سال کی مدت بہت صبر کے لئے
مختصر سا وقت ہو منصوبہ پنج سالہ نہ ہو

واسطہ نام و نسب سے ہو نہ اس کو دور کا
نیچی کوئی بھی ہو لیکن بہت بالا نہ ہو

ہے مناسب خرچ میں اپنے کمی کرنا اگر
ہاتھ روکے خرچ میں تاکہ گھر کا دیوالہ نہ ہو

جاگتے سوتے رہے ہر دم صفائی کا خیال
سارے گھر بھر میں کہیں مکڑی نہ ہو جالا نہ ہو

ہو شرارت سے نہ اس کو دور کا کوئی لگاؤ
نیک سیرت ہو کہیں آفت کی پرکالا نہ ہو

پُر سکوں ہو زندگی آرام سے راتیں کٹیں
تو تو میں میں سے مرا گھر ڈھاکہ بنگالہ نہ ہو

آپ نے کیا سنا

برادرم سہیل! السلام علیکم

اچھی باتوں کے ساتھ ہو کچھ ایسا ہے کہ وہ شائع ہوتی ہیں۔ عام نظر سے اوجھل رہتی ہیں۔ پڑھنے والے انہیں پڑھ نہیں پاتے اور انہیں چٹکلے سمجھ کر پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ لیجئے چٹکلے بھیج رہا ہوں۔ شاید آپ کی محفل کو لطف اندوز ہو سکے۔ ہم تلخیوں پر مسکرانے والے جو ٹھہرے۔

نیاز مند

آصف مرزا

○

میرے ہاتھ الگ رہے ہیں اور تم انہیں کاٹنے کیلئے پھر تیار ہو رہے ہو۔ میں نے اس بار اپنے ہاتھ بڑی مشکل سے جوڑے ہیں۔ اس بار تم نے میرے ہاتھ کاٹے تو میرے پاؤں بھی کانپنے لگیں گے ورنہ میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا اور یاد رکھو میرے پاؤں میں تمہارا پاؤں بھی ہے۔

○

بینک اسٹریٹ پر دو شرابی مدہوشی کے عالم میں ایک دوسرے کی جیبیں تلاش کر رہے تھے۔ ایک نسوانی آواز سن کر ان کے قدم رک گئے۔ "صبر سے کام لو، سامنے والا پاکی نظر آتا ہے" میں نصرت سینہ تان کر چلنے لگا۔ اب تو کہتے ہیں کہ وہ بھی اردو بولتے ہیں۔

○

ایک رات کی بات نہیں ہے رات بہت ہی طویل ہے ہم کب تک خوف سے جاگتے رہیں گے۔ آؤ ایک دوسرے پر اعتماد کر کے چراغ گل کر دیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔

○

کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے میں تو کون ہوں، کسی سے نہیں ڈرتا اور جب یہ خیال آتا ہے تو جانے کیوں مجھے اپنے آپ سے خوف آنے لگتا ہے۔

○

اے دنیا والو۔ اگر تم مجھے پہچانو تو ہمیں تو یقین کر لو پاکستان کیلئے جمہوریت لازمی ہے۔

○

تم میرے پڑوسی ہو کر بھی کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتے، یاد رکھو میں بہت کمزور سہی لیکن اپنے گھر کو آگ لگا دینے کی ہمت رکھتا ہوں۔

○

دنیا صرف میرے لئے پیدا کی گئی ہے میرا یہ خیال صحیح ہے کہ غلط۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ مجھے یاد ہے میں نے صرف ایک بار یہ محسوس کیا تھا کہ میں دنیا کیلئے پیدا کیا گیا ہوں اور کروڑوں دوسرے انسانوں کی طرح میں بھی ایک عام انسان ہوں تو مجھے یوں لگا تھا جیسے میں جلتے ہوئے کانٹوں پر آگرا ہوں۔

○

ادھار دینے والا دنیا کا پیر امید
نقصان ادھار لینے والا امید لیڈر۔

○

ہم سب جاہل ہیں۔ میں اس لئے کہ تم سب مجھے جاہل سمجھتے ہو... اور تم... تم اس لئے کہ میں اتنا جاہل بھی نہیں کہ یہ نہ جان سکوں تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔

○

قسم ہے، میں بے وفا نہیں۔ ہاں کبھی کبھی سوچتا ہوں ایسا بن جاؤں، کتنا مزہ آئے۔ ایمان سے۔

اپنی زلفیں سنواریے



اپنی زلفوں کی خواہش اور مختلف انداز میں زلف سنوارنے کا شوق خواتین کے علاوہ اور کسے ہو سکتا ہے۔ زلف کی ترتیب کا نیا فیشن دیکھئے اس کے متعلق "جیسن ہیرنز" (JASON HEARNS) جن کا سلون ٹورانٹو میں ہے کہتی ہیں "میں تو زلف کو سنوارنے میں ہینیرا حنا ٹریٹمنٹ ویکس (HENARA HENNA TREATMENT WAX) کا استعمال کرتی ہوں جو کہ کینیڈا میں ڈرگ اور ہیلتھ فوڈ اسٹور پر آسانی سے مل جاتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون کیجئے۔

Gail Mainster
(416) 928-8072

سید الشہداء امام حسینؓ

حضرت رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اہل اسلام و صحابہ کرام حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کا خاص احترام کرتے تھے۔ سلیمان بن ابراہیم القندوزی الحنفی نے صحیح بخاری کے حوالے سے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں سے فرماتے تھے کہ اہلبیت محمدؐ کا احترام کرو۔ ان کا احترام حضرت محمدؐ کا احترام ہے۔

محمد ابونصر اپنی کتاب سید الشہداء میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ امام حسنؓ اور حسینؓ کو بہت چاہتے تھے۔ اور ان کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تھے۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے بیت المال اسلامی سے ایک رقم تقسیم کی اور امام حسنؓ و امام حسینؓ کو دس دس ہزار درہم دئے اور اپنے فرزند بزرگ عبداللہ ابن عمرؓ کو ان سے کم دیا۔ ابن عمرؓ نے اعتراض کیا اور فرمایا کہ میں مہاجر ہوں اور ایک صاحب حیثیت ہوں۔ آپ نے ان دو بچوں کو مجھ پر کیوں ترجیح دی۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ اے عبداللہ صبر کرو۔ تم پہلے ان کا سا نانا، ان کا سا باپ، ان کی سی ماں، ان کی سی نانی، ان کے سے چچا، ان کی سی پھوپی لے آؤ تاکہ میں تم کو ان کے برابر دوں۔ حضرت عمرؓ اپنے زمانہ میں حسنینؓ کو بیت المال سے اتنا ہی دیتے تھے جتنا کہ حضرت علیؓ کو دیتے تھے۔

ایک دفعہ یمن سے کچھ لباس آئے جو حضرت عمرؓ نے تقسیم کر دئے۔ آپ قبر و منبر رسولؐ کے درمیان بیٹھے تھے کہ امام حسینؓ و امام حسنؓ گھر سے باہر نکلے۔ حضرت عمرؓ کی نظر ان دونوں صاحبزادوں پر پڑی تو یکبار آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ نے حاضرین کو خطاب کر کے فرمایا میں ان دونوں کو لباس دینا بھول گیا۔ خدا کی قسم میرا دل اس وقت تک خوش نہیں ہوگا جب تک یہ دونوں بچے لباس نہ پہنیں۔ آپ نے والی یمن کو فرمان لکھا کہ فوراً دو لباس روانہ کرے۔ لباس آئے۔ حضرت عمرؓ نے وہ لباس ان دونوں کو دیئے اور فرمایا اب مجھے قرار ملا۔

حافظ سلیمان القندوزی الحنفی لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمرؓ منبر رسولؐ پر بیٹھے خطبہ پڑھ رہے تھے، اتنے میں امام حسینؓ جو بچہ تھے، منبر کے قریب آئے اور حضرت عمرؓ سے کہا۔ میرے باپ کے منبر سے اترو اور اپنے باپ کے منبر پر جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ تو سچ کہتا ہے یہ منبر میرے باپ کا نہیں تیرے باپ کا ہے (یعنی رسول صلعم کا)۔ میرے باپ کا منبر نہ تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا واللہ یہ میں نے نہیں سکھایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں آپ کو الزام نہیں دیتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب حضرت عمرؓ منبر پر سے اترے تو آپ امام حسینؓ سے شفقت سے پیش آئے اور ان کو اپنے گھر لے گئے۔

امام حسینؓ و حضرت عثمانؓ

مشہور ادیب و معروف مصری عقاد العبقری میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کا گھر باغیوں نے گھیر لیا تو بنی ہاشم کے کچھ نوجوان اور مہاجرین کی اولاد وہاں تھی۔ امام حسنؓ، امام حسینؓ، عبداللہ ابن عمرؓ، عبداللہ ابن زبیرؓ و محمد بن طلحہؓ حضرت عثمانؓ کی مدد کو آئے۔ مروج الذہب میں مسعودی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علیؓ کو معلوم ہوا کہ شورش پسند حضرت عثمانؓ کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کو اپنے دو غلاموں کے ساتھ مسلح کر کے بھیجا کہ خلیفہ کے دروازہ پر کھڑے ہوں اور ان کی مدد کریں اور کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دیں۔ اس کے بعد حضرت زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اور حضرت طلحہؓ نے اپنے بیٹے محمد کو بھیجا اور دیگر اصحاب نے بھی اپنی اولاد کو ان کی پیروی کرتے ہوئے بھیجا۔ باغیوں نے دروازے پر تیر مارے اور ان میں اور باغیوں میں جھڑپیں ہوئیں جن میں حضرت امام حسنؓ و حسینؓ و محمد بن طلحہؓ زخمی ہوئے۔ شورش پسند ڈرے کہ مبادا بنی ہاشم اور بنی امیہ جنگ میں واقع ہو جائیں۔ وہ دروازے پر سے ہٹ گئے۔ مگر چند لوگ ایک ہمسایہ کے گھر کی دیوار پر چڑھ کر اندر داخل ہو گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ جب حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ تشریف لائے اور کہا کہ کیسے حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے جب کہ تم لوگ دروازہ پر موجود تھے۔ آپ نے امام حسنؓ کو ایک طمانچہ مارا اور امام حسینؓ کو دھکا دیا اور محمد بن طلحہؓ اور عبداللہ ابن زبیرؓ کو برا بھلا کہا۔ اس پر حضرت طلحہؓ نے کہا اے ابوالحسن تم کسی پر طعن نہ کرو۔ اگر حضرت عثمانؓ مروان کو شورش پسندوں کے حوالے کر دیتے تو شہید نہ ہوتے۔ لیکن مروان اور دیگر بنی امیہ تو پہلے ہی بھاگ چکے تھے۔

امام حسینؓ و جنگہائی اسلامی

محمد ابونصر کتاب سید الشہداء میں ابن خلدون و دیگر مورخین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام حسینؓ و حسنؓ اس لشکر میں تھے جو افریقہ گیا تھا اور جس نے مصر کو فتح کیا۔ اسی طرح یہ دونوں بھائی لشکر اسلامی کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے مغرب تک پہنچے۔ ابو جعفر طبری امم و ملوک (طبری) کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ امام حسنؓ و حسینؓ اس لشکر میں تھے جس نے طبرستان فتح کیا۔ علامہ زادہ (ایرانی) کتاب چہار معصوم میں لکھتے ہیں کہ جس لشکر نے طبرستان فتح کیا اس میں امام حسنؓ و امام حسینؓ، عبداللہ ابن عباسؓ، عبداللہ ابن زبیرؓ، عبداللہ ابن عمرؓ و حذیفہ یمانی شامل تھے۔ یہ لشکر افغانستان گرگان ہوتا ہوا دریائے خضر تک پہنچا اور کامیاب واپس ہوا۔

علامہ نے ابن کثیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امام حسنؓ کی شہادت کے بعد امام حسینؓ لشکر اسلام کے ساتھ قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک ہوئے۔ امام حسینؓ اپنے والد بزرگوار حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل، جنگ صفین و جنگ نہروان میں بھی شریک ہوئے۔

ادبی ایوارڈ پانے والے شمالی امریکہ کے فنکار

مندرجہ ذیل تخلیقات کو ججوں نے متفقہ فیصلے کے بعد ادبی ایوارڈ دینے کی سفارش کی ہے۔

۱	رات کی دلہن	مصنف	شیخ حسین	مسی ساگا، اونٹاریو
۲	فنکار	مصنف	تنویر اختر	
۳	بوائے فرینڈ	"	ایس۔ ایم۔ شاہ نواز	نیویارک، امریکہ
۴	ٹونی براؤن	"	انور شیخ	ہملٹن، اونٹاریو
۵	مسٹر اکوا	"	محمد اصغر صدیقی	مانٹریال، کینیڈا
۶	غزل	شاعر	جوہر تقی مندوزی	ٹورانٹو، اونٹاریو
۷		"	افضل آدم	ٹورانٹو، اونٹاریو
۸		"	بشیر احمد حامد	
۹		"	شاہد نقوی	ٹورانٹو، اونٹاریو
۱۰		"	قائم عباس جعفری	ٹورانٹو، اونٹاریو
۱۱	اسلام اور ہم (مذہب)	مصنف	راحیلہ مسعود پرواز	ٹورانٹو، اونٹاریو



بھارت نے بنگلہ دیش کی سرحد پر ٹینک پہنچا دیئے

بھارتی اخبارات نے ۳۲ سال میں ایک دفعہ بھی صحیح بات نہیں لکھی — اندرا

اخبارات جھوٹ چھاپتے ہیں اور لوگ مجھ سے آزادی صحافت کیلئے ہیں مغربی جرمنی کے جریدہ کو انٹرویو
میں بھارت کے ایٹم بم بنانے کے خلاف ہوں۔ پاکستان کے ایٹم بم بنانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا

پاکستان پابندیوں کی مخالفت کریگا

چین اور سعودی عرب میں آپ حیثیت



ایران کے سرکاری اخبارات سے متعلق ...

بنگلہ دیش اور بھارت میں فائرنگ کے بارے میں مذاکرات

مردان میں ٹرک کھڈ میں گر گیا

۴ افراد ہلاک اور ۳ زخمی

پشاور — گزشتہ روز ضلع مردان میں تخت بائی کے قریب ایک ٹرک گہرے کھڈ میں گر گیا جس سے ۴ افراد جاں بحق اور ۳ زخمی ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بدقسمت ٹرک اس وقت حادثہ کا شکار ہوا جب موڑ کاٹتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کے کنٹرول سے باہر ہو گیا۔ ٹرک ...

سزائے موت

تھا اس پر قتل و غارت گری کا جرم ثابت ہونے پر ایک ... کو موت کی سزا دے دی گئی۔ جبکہ ... افراد کو جنسی ... کے جرائم میں موت کی سزا دی گئی ... ۲ افراد کو ... موت کی سزا دی گئی اور ایک پولیس والے کو قتل کا الزام تھا۔

مبلغ کے کارمل

ایران جاپانی بینکوں سے اپنے ...

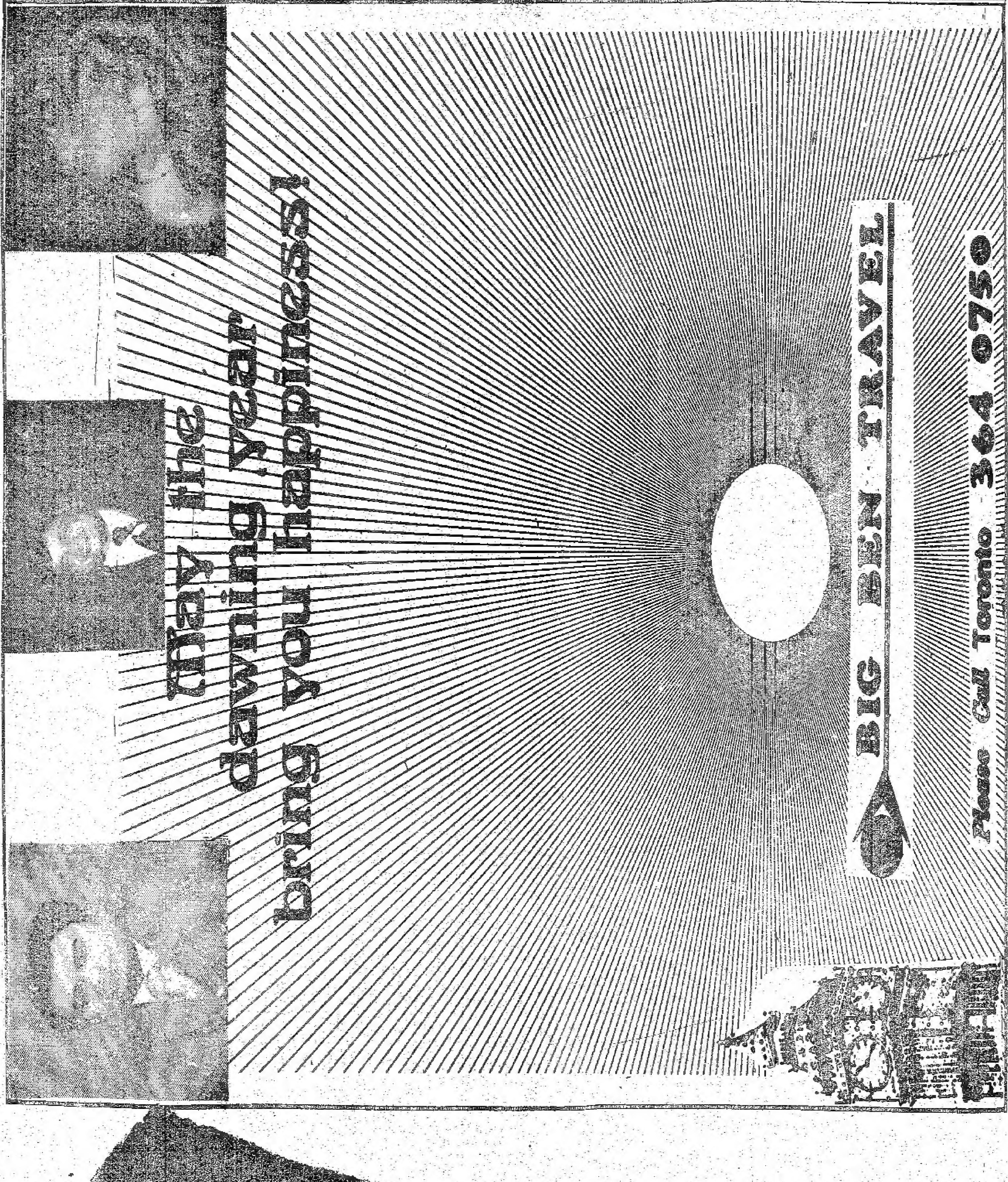
ضرورت رشتہ

۳۵ سالہ کنوارے کیلئے پاکستانی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ پنجابی لڑکی کو ترجیح دی جائے گی۔ لڑکا کینیڈین شہری ہے اور برسر روزگار ہے۔

اور

۲۹ سالہ پاکستانی دوشیزہ کیلئے انجینئر لڑکے کا رشتہ درکار ہے
دونوں رشتوں کیلئے صرف سنجیدہ خواتین و حضرات درج ذیل کے پتہ پر رجوع کریں۔

AHSAN.
P.O.BOX NO. 2113
STATION B
SCARBOROUGH, ONT.
CANADA. M1N 2E5.



FORTNIGHTLY

MESSENGER

P.O Box 2114
Postal Station - B
Scarborough, Ontario
Canada, M1N 2E5

Editor & Publisher: Sohail Akhtar

VOL: 2 | JAN. 7, 1980 | NO. 19,20

مجموعی طور پر پاکستان کی اقتصادی صورت حال بہتر ہوئی ہے

قیمتوں میں صرف ۹ فی صد اضافہ ہوا: گورنر اسٹیٹ بینک کا اظہار اطمینان

کراچی ... موجودہ مالی سال ...

سزا سناتے وقت مدت حراست کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا

صدر نے آرڈیننس نافذ کر دیا: ضابطہ فوجداری کی ۳ دفعات میں ترمیم

اسلام آباد ...

ایران میں مزید ۱۲ افراد کو موت کی سزا

تہران ...

قم میں آیت اللہ خمینی سے آغا شاہی کی ملاقات

آیت اللہ خمینی کے نام صدر ضیاء کا پیغام پہنچا دیا

تہران ...



پاکستان کے نزدیک ایٹمی تحقیقات کا مسئلہ آزادی اور خود مختاری کا مسئلہ ہے

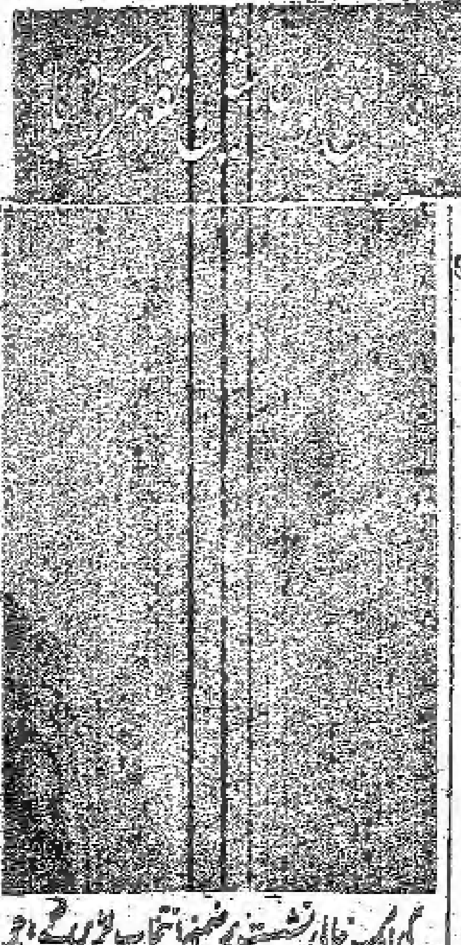
سائنس اور ٹیکنالوجی پر کسی ایک ملک کی اجارہ داری نہیں: جنرل ضیاء

اسلام آباد ...

سائنٹفک ٹیکنالوجی پالیسی کا جائزہ

نئی حج پالیسی تیار کی جا رہی ہے

اسلام آباد ...



ڈاکٹر فاروق شیخ عبداللہ کشمیر اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑیں گے

سری نگر ...

کالا باغ سے بھاری مقدار میں اسلحہ پکڑ لیا گیا

میانوالی ...

تہران میں امریکی ناظم الامور پر تعیش کمرے میں نظر بند ہیں

وزارت خارجہ کے کمرے میں خوبصورت قالین اور فانوس موجود ہیں

تہران ...

پانچ افراد کو سو سو کوڑوں کی سزا

تہران ...